ان دوشہروں کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد دوسری زمینوں کی اہمیت نہیں رہے گی۔
میں نے طلحہ کو تمہارا ولیعہد قرار دیا ہے اور تمہارے بعد ان کی بیعت کرونگا۔عثمان بن عفانؓ کے خون کے مطالبہ کے عنوان سے قیام کرو اور لوگوں کو اسی کے لئے دعوت دو۔اس کام میں سچی لگن کے ساتھ اتحاد کو باقی رکھو۔اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے اور تمہارے دشمنوں کو ذلیل کرے ۔
زبیرؓ اس خط سے خوش ہوئے اور طلحہؓ کو بھی دکھلایا وہ بھی مسرور ہوئے۔ان دونوں کو معاویہ کی خیر خواہی پر ذرا بھی شک نہ ہوا (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ا صفحہ ۲۳۱)۔

جنگ جمل برپا ہونے کے وجوہات میں ایک وجہہ ام المومنین عایشہؓ کی آرزو تھی کہ طلحہؓ کو خلافت ملے چونکہ طلحہؓ کا تعلق خاندان بنی تیم سے تھا۔وہ کہتی تھیں اگر طلحہؓ کو خلافت ملی تو وہ اپنے چچازاد بھائی خلیفہ ابوبکرؓ کی طرح عدل وانصاف سے کام لیں گے۔

طلحہ ابن عبید اللہؓ کو پہچنوانے کے ضمن میں ہم اپنی کوشش حضرت علی علیہ السلام کی گفتگو سے شروع کرتے ہیں۔حضرت ع نے فرمایا:
واللہ طلحہؓ کی جلدی خون عثمانؓ کے مطالبہ کے لئے اس لئے تھی کے کہیں خود وہ عثمانؓ کے قاتل کے عنوان سے نہ پہچان لیا جائے کیونکہ وہ خود اس معرکہ میں سب سے پیش پیش تھے اور سب سے زیادہ اصرار انہی کا عثمانؓ کے قتل کے لئے تھا۔طلحہؓ اس مطالبہ کے ذریعہ خلیفہ کے خون کو اپنے دامن سے دھونا چاہتے تھے اور لوگوں کے ذہنوں

کوشک وشبہ میں ڈالنے کے لئے یہ مطالبہ شروع کیا۔ خدا کی قسم طلحہؓ نے وہ تین راستے جو قابل وضاحت واصلاح تھے اسے اختیار نہیں کیا بلکہ نہایت غلط اور غیر قابل وضاحت راستہ کو اختیار کیا ہے۔

حقیقت تین حالات سے باہر نہیں ہے۔ پہلی صورت یہ کہ طلحہؓ خلیفہ کو ظالم وستم گر سمجھتے تھے۔ چنانچہ طلحہؓ یہی عقیدہ رکھتے تھے لہذاء ان کو ہمیشہ خلیفہ کے قاتلوں کے ساتھ ہونا چاہئے تھا اور خلیفہ کے دوستوں کی مخالفت اوران سے دوری اختیار کرنی چاہئے تھی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ خلیفہ کو مظلوم سمجھتے تھے۔ اگر ایسا عقیدہ تھا تو خلیفہ کی حیات میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتے جنھوں نے خلیفہ سے دفاع کیا اور خلیفہ کے قابل اعتراض کاموں کی وضاحت کرتے ہوئے لوگوں کو سمجھانے اور ساکت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

تیسری صورت یہ کہ وہ خلیفہ کے تعلق سے شک وحیرت میں تھے۔ اگر ایسا تھا تو وہ خلیفہ سے دور رہتے دوسرے لوگوں کو اس مسئلہ کو حل کرنے دیتے۔ کسی قسم کا عمل خود سے انجام نہ دیتے۔

طلحہؓ نے ان تین راستوں میں سے کسی راستے کو اختیار نہ کیا بلکہ خلیفہ کی حیات میں مخالفین اور دشمنوں کے گروہ میں تھے جو خلیفہ کے قتل پر لوگوں کو تحریک کر رہے تھے۔ خلیفہ کے قتل کے بعد ان پر فدا ہونے والے دوستوں کے گروہ میں شامل ہو کر ان کے خون کا مطالبہ کرنے والوں میں داخل ہو گئے لہذاء ان کا یہ عمل قابل وضاحت نہیں ہے (نہج البلاغہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۳)۔

طلحہؓ ابتداء سے خلیفہ پر اعتراض کرنے والوں میں تھے:

طلحہؓ خلیفہ کے عمل پر اعتراض کرتے تھے چنانچہ ایک واقعہ طبری نے نقل کیا ہے کہ طلحہؓ نے ایک قطعہ زمین خلیفہ کو سات لاکھ درہم میں فروخت کی, خلیفہ نے وہ رقم نقد فوراطلحہؓ کے کئے بھجوادی۔طلحہؓ نے تعجب کیا کہ اتنی بڑی رقم کیوں کوئی اپنے پاس رکھتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کچھ رقم ہوتی تو وہ رات کو تقسیم کرنے سے قبل نہیں سوتے تھے۔رسول اللہ ﷺ مدینہ کی گلیوں میں گھومتے اور مستحق تک رقم پہنچا کرسوتے تھے, صبح ان کے پاس کچھ نہ ہوتا۔

طلحہؓ لوگوں کوخلیفہ کے خلاف تحریک کرتے تھے:

ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ طلحہؓ خلیفہ کے خلاف لوگوں کوتحریک کرنے والوں میں پیش پیش تھے اوران کے بعد زبیر ابن عوامؓ ہی تھے۔روایت ہے کہ ایک دن خلیفہ نے کہا کہ افسوس ہے حضرمیہ کے بیٹے (یعنی طلحہؓ) پر میں نے اسے زیادہ سونا دیا ہے تا کہ وہ شاندارزندگی بسر کرے مگر وہ میرا خون بہانے کے لئے لوگوں کوآمادہ کرر ہا ہے۔ اللہ اسے منصب خلافت سے محروم رکھے اور ظلم کا نتیجہ اسے چکھائے۔

طبری نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ کے گھر کے محاصرہ کے بعد ابن عباس خلیفہ کے گھر گئے بہت دیر تک گفتگو کرنے کے بعد خلیفہ ابن عباس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کے دروازہ کے قریب لے گئے تا کہ وہ دروازہ کے پیچھے سے محاصرہ کرنے والوں کی گفتگو سن سکیں۔ہم نے سنا بعض کہہ رہے تھے ”اورکس چیز کا انتظار ہے“ ”کیوں اقدام نہیں کرتے“ اور بعض کہہ رہے تھے ”کچھ اور مہلت دو شاید عثمانؓ

اپنے ارادہ کو بدل دے"۔ اسی وقت جب ہم یہ گفتگو سن رہے تھے طلحہؓ وہاں سے گزرے اور ایک مقام پر ٹھہر کر محاصرہ کرنے والوں سے سوال کیا کہ ابن عدیس کہاں ہے؟۔ ابن عدیس محاصرہ کرنے والے گروہ کا رہبر تھا۔ اس کی نشان دہی کسی نے کی اور طلحہؓ ان کے قریب پہنچے اور آہستہ سے اس سے گفتگو کی۔ اس کے بعد ابن عدیس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا: اس لمحہ سے کسی کو عثمانؓ سے ملنے، ان کے گھر میں داخل ہونے یا گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہ دو۔

عبداللہ ابن عباس نے کہا یہ سن کر خلیفہ نے مجھ سے کہا کہ یہ طلحہؓ کا حکم ہے۔ اللہ مجھے طلحہؓ کے شر سے محفوظ رکھے۔ وہ اس گروہ کو میرے خلاف تحریک کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ قتل کیا جائے اور اپنی تمنا حاصل نہ کر سکے (تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۲۲۔ کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۳۔ الغدیر جلد ۹ صفحہ ۹۲)۔

طلحہؓ نے خلیفہ کی آزادی کی مخالفت کی:

بلاذری نے ابی مخنف اور دوسرے مورخین سے نقل کیا ہے کہ جب لوگوں نے خلیفہ کا محاصرہ کیا تھا سعید بن عاص نے خلیفہ کی نجات و آزادی کے لئے مشورہ دیا تھا کہ وہ احرام پہن کر لبیک کہتے ہوئے گھر سے خارج ہو کر مکہ کے لئے سفر کرے تو کوئی اس پر اعتراض نہیں کرے گا اور جان بھی محفوظ رہے گی۔ جب اس کی اطلاع محاصرہ کرنے والوں کو ہوئی تو انھوں نے کہا کہ ہم خلیفہ کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اللہ ہمارے اور اس کے درمیان فیصلہ نہ کر دے۔ طلحہؓ نے محاصرہ کو سخت تر کر دیا کہ روٹی اور پانی بھی خلیفہ تک جانے نہ پائے۔ حضرت علی ع اس عمل سے شدید غضبناک

ہوئے اور پانی بجھوانے کا انتظام فرمایا (الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۷۱)۔

خلیفہ کے قتل کے دن طلحہؓ بطور ناشناس حملہ کرنے والوں میں شامل تھے:

خلیفہ عثمانؓ کے قتل کے تعلق سے لکھی گئی کتابوں میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ جس دن خلیفہ کا قتل ہوا اس دن طلحہؓ نے سر و صورت کو کپڑے سے اس طرح لپیٹ لیا تھا کہ پہچانا نہ جائے اور اپنے لباس پر بھی کپڑا لپیٹ لیا تھا۔ اس دن طلحہؓ نے خلیفہ کے مکان کی طرف تیر پھینکے اور جب گھر کا دروازہ بند کر لیا گیا تھا کہ کوئی داخل نہ ہو اس وقت طلحہؓ نے اپنے کاندھے پر حملہ آوروں کو سوار کر کے گھر کی دیوار پر چڑھایا اور انھوں نے چھت پر سے گھر میں اتر کر خلیفہ کو قتل کیا (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۴۰۴۔ الغدیر جلد ۹ صفحہ ۹۳)۔

طلحہؓ نے خلیفہ کو دفن ہونے نہ دیا:

طلحہؓ کو خلیفہ سے اس قدر نفرت و کینہ تھا کہ ایک عام مسلمان کے برابر بھی ان کے لئے حق و احترام گوارا نہ کیا وہ خلیفہ کے جنازہ کو دفن ہونے سے منع کرتے رہے۔ حکیم بن حزام اور جبیر بن مطعم نے حضرت علی ع سے جنازہ کے دفن کے لئے مدد مانگی مگر طلحہؓ نے لوگوں کو بھجوایا کہ وہ جنازے پر اور جنازہ لے جانے والے افراد پر پتھر برسائیں۔ چنانچہ جب خلیفہ کے جنازے کو چند رشتہ دار دفن کے لئے لے جا رہے تھے اس پر پتھر برسائے گئے۔ حضرت علی ع نے کچھ افرد کو بھیج کر انھیں اس عمل سے روکا۔ مغرب و عشاء کی نماز کے درمیان جنازہ کو لیکر چلے, جنازہ کے ہمراہ مروان ابن حکم, خلیفہ کی بیٹی کا علاوہ خلیفہ کے تین غلام تھے۔ مسلمانوں کے قبرستان کی دیوار کے

باہر یہودیوں کے قبرستان میں دفن کر کے لوٹ گئے (تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۳۹)۔

مروان ابن حکم نے طلحہؓ کو قاتل قرار دیا:

طلحہؓ کی شرکت خلیفہ کے قاتلوں کے گروہ میں اسقدر واضح و روشن تھی کہ خلیفہ کے قریبی افراد طلحہؓ کو تنہا قاتل قرار دیتے تھے چنانچہ مروان نے طلحہؓ کو خلیفہ کے خون کے انتقام کے عنوان سے ہلاک کیا (جنگ جمل کے واقعات میں تفصیل سے بیان ہوگا) اور اس کے بعد اعلان کیا کہ میں اس کے بعد خلیفہ کے خون کا مطالبہ نہیں کروں گا کیونکہ میں نے قصاص حاصل کر لیا اور خلیفہ کے قاتل کو قتل کر چکا ہوں۔

حاکم نے مستدرک میں عکراش سے نقل کیا ہے کہ وہ اور طلحہؓ حضرت علی ع سے جنگ کرر ہے تھے اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھے۔ میں اور مروان میدان جنگ سے بھاگ گئے۔ مروان نے مجھ سے کہا کہ اب میں مطالبہ خون عثمان نہیں کروں گا کیونکہ میں نے طلحہؓ کو تیر سے ہلاک کر دیا ہے (مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۳۷۰)۔

ابن سعد نے طبقات میں نقل کیا ہے کہ عبد الملک ابن مروان نے کہا اگر میرے باپ مجھ سے نہ کہے ہوتے کہ میں نے طلحہؓ کو قتل کیا تو میں طلحہؓ کی ساری اولاد کو خون عثمانؓ کے بدلے میں قتل کر دیتا اور کسی کو زندہ نہ چھوڑتا۔

زبیر ابن عوامؓ:

خلیفہ دوم عمر ابن خطابؓ نے طلحہ ابن عبید اللہؓ کی طرح زبیرؓ کو بھی شوراء خلافت کا رکن بنا کر ان کے نفس میں بھی خلافت کی تمنا ڈال دی تھی۔

ابن ابی الحدید معتزلی زبیرؓ کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ طلحہؓ کی طرح زبیرؓ بھی خلیفہ کے قتل

کے لئے لوگوں کو شدید انداز میں تحریک کرتے رہے ۔ زبیرؓ کہتے تھے قتل کردو اسے کہ اس نے تمہارے دین کو تبدیل کر دیا ہے ۔ جب زبیرؓ سے کہا گیا کہ تمہارا بیٹا تو خلیفہ کی حمایت کرتا ہے تو زبیرؓ نے جواب دیا میں خلیفہ کے قتل سے پیچھے نہیں ہٹوں گا اگر مجھے اپنے بیٹے کو بھی قتل کرنا پڑے (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۴۰۴) ۔

طلحہؓ و زبیرؓ کے تعلق سے علامہ امینی مصنف الغدیر کی تحقیق :

علامہ امینی الغدیر جلد ۹ صفحہ ۱۰۹ پر طلحہؓ و زبیرؓ کے تحریک آمیز رویہ کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ تقریبا ۵۰ احادیث کے مطالعہ کے بعد یہ مطلب حاصل ہوا کہ خلیفہ مسلمین عثمان ابن عفانؓ کے خلاف تحریک بغاوت کی بنیاد رکھنے والے طلحہؓ و زبیرؓ تھے ۔ انھوں نے بغاوت کے شعلوں کا رخ عثمانؓ کی طرف پھیر دیا اور خلیفہ کا خون بہانے کے لئے اپنے لئے کوئی رکاوٹ محسوس نہ کی ۔ عام مسلمان کے لئے جو چیزیں اسلام نے حرام قرار دی ہیں ان چیزوں کو انھوں نے خلیفہ کے لئے جایئز قرار دیا اسلئے وہ خلیفہ کے قتل کو مباح قرار دیتے تھے ۔ طلحہؓ کے تعلق سے حسب ذیل چیزوں کو ثابت کیا جاسکتا ہے :

۱ ۔ طلحہؓ نے خلیفہ پر پانی بند کروایا اور انھیں پانی پینے سے محروم کر دیا جبکہ تمام مسلمانوں کو پانی سے استفادہ کا حق ہے ۔

۲ ۔ طلحہؓ خلیفہ کے سلام کا جواب نہیں دیتے تھے جبکہ اسلام نے جواب سلام کو ہر مسلمان پر واجب قرار دیا ہے ۔

۳۔طلحہ ؓ نے ۳ دن تک خلیفہ کو دفن ہونے نہیں دیا جبکہ ہر مسلمان کا جنازہ محترم ہے اور مستحب ہے کہ جلد دفن کیا جائے۔

۴۔طلحہ ؓ نے حکم صادر کیا کہ خلیفہ کے جنازہ پر اور جنازہ کے ہمراہ افراد پر پتھر برسائے جائیں جبکہ اسلام نے زندہ و مردہ مسلمان کو قابل احترام قرار دیا ہے۔

۵۔طلحہ ؓ نے خلیفہ کے جنازہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی مخالفت کی اور مجبور کیا کہ یہودیوں کے مقبرہ میں دفن کیا جائے جبکہ ہر مسلمان کو حق ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہو۔

طلحہ ؓ و زبیر ؓ کے رویہ سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ وہ عثمان ابن عفان ؓ کو اسلام و مسلمانوں کے دائیرہ سے خارج قرار دیتے تھے۔

دوسرے خلیفہ کے بیان کے مطابق طلحہ ؓ و زبیر ؓ عادل اور اہل بہشت اور رسول اللہ ﷺ کے محترم صحابی ہیں لہذاء ان دونوں کے عمل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عثمان ؓ مسلمان نہ تھے ,اور قابل احترام بھی نہ تھے۔چنانچہ ایسے کام انجام دیئے کہ اسلام کے حکم کے مطابق ان کا قتل جائز تھا لہذاء ان کے خون کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

یا یہ ماننا پڑے گا کہ خلیفہ دوم نے غلط کہا تھا کہ طلحہ ؓ و زبیر ؓ عادل و اہل بہشت ہیں بلکہ وہ دونوں گمراہ تھے اور خلیفہ عثمان ؓ مسلمان تھے۔

طلحہ ؓ نے اپنے رویہ و عمل کے تعلق سے وضاحت کی ہے:

طلحہ ؓ نے قریبي دوستوں کو خلیفہ عثمان ؓ کی مخالفت و تحریک برائے قتل اور قتل

کے بعد مطالبہ خون کے عنوان سے اپنے عمل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کا عمل تحریک عثمان رض کے خلاف گناہ ہے جو ان سے سرزد ہوا ہے اب عثمان رض کے خون کے مطالبہ کے ذریعہ اس گناہ کو دھونا چاہتے ہیں۔

علامہ امینی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ منطق کئی پہلو سے غلط ہے۔

ا۔ یہ پشیمانی اور نظریہ میں تبدیلی اس شدید و طولانی اور مسلسل تحریکات کے بعد جو طلحہ رض و زبیر رض اور ام المومنین عایشہ رض نے خلیفہ عثمان رض کے خلاف انجام دئے کسی بھی دین و ایمان کے انسان کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔

۲۔ اگر یہ افراد حقیقت میں اپنے عمل سے پشیمان ہوئے ہوں تو ان کے لئے لازم تھا اپنے آپ کو مقتول کے اولیاء کے حوالے کرتے یا خلیفہ وقت کے حوالے کرتے تا کہ ان پر اللہ کا حکم جاری کیا جاتا۔ مگر ان افراد نے اپنا گناہ دھونے کے بجائے مطالبہ خون کی جھوٹی نقاب کے پیچھے بدترین گناہ کے مرتکب ہوئے چنانچہ ہزاروں مسلمانوں کے قتل وخون کے مرتکب ہوئے اور قیامت تک کے لئے ذلیل ورسواء ہو گئے۔

ان کے بعض گناہوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں:

ا۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کو رسول اللہ ﷺ کے گھر سے نکال کر میدان جنگ میں لا کر رسول اللہ ﷺ کے احترام کو ختم کر دیا اور قران کے حکم کے خلاف ''وقرن فی بیوتا کن'' عمل کر کے اللہ کے حکم کی مخالفت کی۔

۲۔ طلحہ رض وزبیر رض نے اس عمل کے ذریعہ خلیفہ وقت حضرت علی ع کے ساتھ کی گئی بیعت و عھد کو توڑا۔ یہ بیعت و وعدہ معمولی نہ تھا بلکہ اپنے زمانے کے خلیفہ وامام کے ساتھ کیا گیا

وعدہ و بیعت تھی۔ نہ صرف بیعت توڑی بلکہ خلافت کو حاصل کرنے اور خلیفہ وقت کو قتل کرنے کے ارادہ سے مسلح قیام کیا۔

۳۔طلحہؓ و زبیرؓ نے مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد اور اختلاف ایجاد کیا۔جو قدرت و طاقت اسلام کو ترقی دینے کے لئے استعمال ہو سکتی تھی اسے ملک کے اندر اسلام و مسلمین کو نقصان پہچانے کے لئے استعمال کی گئی۔

۴۔طلحہؓ وزبیرؓ نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے جسے وہ مسلمان قرار نہیں دیتے تھے ہزاورں مسلمانوں کا خون بہایا۔

سونچو ! کیا اسے توبہ کا نام دیا جاسکتا ہے؟ اپنے گناہ کو دھونے کا بہانہ بنا کر اپنی آرزوں کو حاصل کرنے والوں کا فیصلہ اللہ کی بارگاہ میں تو ہوگا ہی مگر تو اے میرے پیارے مسلمان کیا آج ان مسلمان نما افراد سے اپنی برائت کا اظہار بھی نہیں کرسکتا؟!

ام المومنین عایشہؓ کی حضرت علی ع سے مخالفت کی وجہ :

ہم عایشہ بنت ابو بکرؓ کی حضرت علی ع سے مخالفت کی اہم وجوہات کو اہل سنت کے علماء و دانشوروں کی کتابوں سے پیش کررہے ہیں۔

اس موضوع پر مصر کے مشہور ومعروف رایٹر عبدالفتاح عبدالمقصود نے اپنی کتاب الامام علی ع جلد ا میں صفحہ ۴۰۱ تا صفحہ ۴۰۶ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ا۔رسول اللہ ﷺ کی پہلی زوجہ ام المومنین خدیجہ بنت خویلد علیھا السلام جنھوں نے حضور ﷺ کے ساتھ ۲۵ برس زندگی بسر کی اور اس ۲۵ برس میں رسول ا اللہ ﷺ نے کسی اور سے عقد نہ کیا تھا۔اس بی بی سے رسول اللہ ﷺ کی نسل بہی چلی , ان سے

ام المومنین عایشہ رض کو شدید حسد تھا۔ وہ خود کہتی تھیں: جس قدر مجھے ام المومنین خدیجہ ع سے حسد رہا ہے اتنا کسی اور رسول اللہؐ کی زوجہ سے نہیں رہا اگرچہ کہ میں نے انھیں دیکھا بھی نہیں تھا مگر رسول اللہ ﷺ انھیں بہت یاد کرتے تھے۔ کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے گوسفند کو ذبح کیا اور گوشت کو ام المومنین خدیجہ ع کے دوستوں کے گھر بھجوایا۔ میں نے کئی مرتبہ حضور ﷺ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے ام المومنین خدیجہ ع کے علاوہ دنیا میں کوئی اور نہیں ہے۔۔۔ وہ ﷺ کہتے تھے وہ تھیں۔۔ وہ ہیں۔۔۔ اور میں ان سے اولاد بھی رکھتا ہوں۔

چونکہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا ام المومنین خدیجہ ع کی صاحبزادی اور حضرت علی ع ان کے شوہر اور ان دو سے رسول اللہ ﷺ کی نسل چلی, جبکہ عایشہ رض کی کوئی اولاد نہیں تھی اور رسول اللہ ﷺ ان سب سے بے حد محبت فرماتے تھے لہذا ء ان وجوہات کی بنا پر عایشہ رض کو حضرت علی ع اور فاطمہ ع سے دشمنی و کینہ تھا۔

عایشہ رض نے بلند آواز سے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا: خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ علی ع آپ کے نزدیک میرے باپ سے دو, تین برابر محبوب تر ہیں (مسند احمد ابن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۷۵)۔

رسول اللہ ﷺ کی شدید محبت حضرت علی ع اور ان کی اولاد سے, عایشہ رض کی روح و نفس کو بری طرح متاثر کئے ہوئے تھی چونکہ وہ اولاد سے بھی محروم تھیں۔ مولا علی ع, فاطمہ زہرا ع اور حسنین علیہم السلام سے شدید کینہ کی وجہ سے تمام کوشش یہ تھی کہ خلافت علی ع کے بجائے اپنے باپ ابوبکر رض کو ملے اس لئے رسول اللہ ﷺ کے وقت آخر پیغام

بھجوایا تھا کہ وہ مسجد میں جا کر رسول اللہ ﷺ کی جگہ نماز پڑھائیں۔

حضرت فاطمہ زہراع سے حسد کی انتہا یہ کہ جب وہ بیمار تھیں تو مدینہ کی تمام عورتیں عیادت کے لئے آیں مگر عایشہ رض نے عیادت نہ کی اور وفات پر خوشی کا اظہار کیا (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید۔ طرحہای رسالت جلد۳ صفحہ ۹۱)۔

۲۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ چاہتی تھیں کہ دوبارہ خلافت خاندان تیم میں لوٹ آئے۔ طلحہ ابن عبید اللہ رض ام المومنین کے چچا زاد بھائی تھے۔

مولا علی ع کی حکومت کے مخالفین کا جلسہ مکہ مکرمہ میں:

سب سے پہلے جس نے عایشہ رض سے عثمان ابن عفان رض کے خون کے مطالبہ کو سنا وہ عبداللہ ابن عامر تھے اس کے بعد سعید ابن عاص اور ولید ابن عقبہ بھی ان کے ہمراہ ہو گئے (طبری جلد ۵ صفحہ ۳۰۹۸)۔

ابن ابی الحدید اور دوسرے مورخین نے لکھا ہے کہ جب طلحہ رض و زبیر رض کو اطلاع ملی کہ ام المومنین حضرت علی ع کی خلافت کی خبر سن کر مکہ مکرمہ لوٹ گیئں تو ان دونوں نے عایشہ رض کے لئے خط لکھا اور عبداللہ ابن زبیر رض کے ذریعہ بھجوایا۔ خط میں لکھا کہ حضرت علی ع کے خلاف اپنی مخالفت کو آشکار کریں اور طلحہ رض و زبیر رض کے لئے لوگوں سے بیعت لیں۔

طلحہ رض و زبیر رض حضرت علی ع سے کی گئی بیعت کے ۴ مہینہ بعد عمرہ کا بہانہ بنا کر حضرت علی ع سے اجازت لیکر دوبارہ سخت ترین عہد و پیمان کے ساتھ بیعت کر کے مدینہ سے مکہ کے لئے نکلے اور مکہ کے راستے میں جو بھی ملتا اس سے کہتے کہ علی علیہ السلام

کی بیعت ہماری گردن پر نہیں ہے اور مکہ پہنچ کر مخالفین کے گروہ میں شامل ہو گئے۔

مکہ میں مخالفین ام المومنین عایشہ رض کے گھر پر جمع ہوئے اور حکومت کے خلاف بغاوت و مسلح قیام کی گفتگو شروع کی۔

ام المومنین رض نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا: اے لوگو ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے اور ایک منکر کام انجام پایا ہے۔ اٹھو اور بصرہ کے دوستوں سے مدد حاصل کرو۔ اہل شام بھی تمہاری حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے۔ شاید پروردگار عثمان رض اور دوسرے مسلمانوں کے خون کے نقصان کا بدلا دلوا دے۔

طلحہ رض و زبیر رض نے کہا ام المومنین آپ ہمارے ساتھ بصرہ چلیے مدینہ کو چھوڑ دیجے اسلئے کہ جو افراد ہمارے ساتھ ہیں وہ ہمارے مخالف شخصیتوں کی جو مدینہ میں ہیں برابری نہیں کر سکتے۔ اگر ہم بصرہ جائیں اور آپ ہمارے ساتھ نہ ہوں تو ہماری گفتگو کا اثر نہ ہوگا۔ اہل بصرہ ہماری حضرت علی ع سے کی گئی بیعت کو بنیاد بنا کر ہماری مخالفت کریں گے۔ اگر آپ ان سے گفتگو کریں تو آپ کی گفتگو کی وہ مخالفت نہیں کر سکتے۔ جس طرح آپ نے مکہ کے عوام کو آمادہ کیا اسی طرح بصرہ کے لوگوں کو بھی قیام پر آمادہ کر کے آرام فرمائے۔ اگر اللہ نے آپ کی مرضی کے مطابق حالات کی اصلاح کر دی تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئیں اور اگر نہ ہوا تو ہم سب نے اپنا فرض انجام دیا۔

ام المومنین نے کہا: ہاں میں تمہارے ساتھ بصرہ چلونگی (تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۳۰۹۸ پرنٹ یورپ)۔

ام المومنین عایشہ رض کو جنگ جمل میں شرکت اور لشکر کی رہبری کے لئے راضی کرنے

کے بعد عمر ابن خطاب رض کی صاحبزادی ام المومنین حفصہ رض کے طرف بڑھے تا کہ ان کو بھی شرکت کی دعوت دیں۔ حفصہ بنت عمر رض نے کہا کہ میرا نظریہ وہی سے جو عایشہ رض کا ہے میں ان کی تابع ہوں۔

حفصہ رض چاہتی تھیں کہ عایشہ رض کے ہمراہ بصرہ کی طرف سفر کریں مگر ان کے بھائی عبداللہ ابن عمر رض نے انھیں اس کام سے منع کر دیا (تاریخ طبری جلد ٦ صفحہ ٣٠٩٨)۔

ام المومنین ام سلمہ رض کا احتجاج عایئشہ رض سے:

جس وقت ام المومنین عایشہ رض مکہ کے لوگوں کو حضرت علی ع کی حکومت کے خلاف لشکرکشی کی دعوت دے رہی تھیں, اسی وقت ام المومنین ام سلمہ رض بھی مکہ میں تھیں اور عایشہ رض اور طلحہ رض و زبیر رض کی بغاوت سے مطلع ہوئیں۔ لوگوں کو حضرت علی ع کی طرفداری کی دعوت دینے لگیں۔ یہ دیکھ کر عایشہ رض ام سلمہ رض کے پاس آئیں تا کہ انھیں اپنے ہمراہ کر سکے۔ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے عایشہ رض نے کہا کہ اے ابا امیہ کی بیٹی تم کو رسول اللہ ﷺ کی پہلی مہاجر زوجہ ہونے کے شرف کے علاوہ ان میں بزرگ ہونے کا بھی مرتبہ حاصل ہے اور جبرئیل زیادہ مرتبہ تمہارے گھر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے آئے ہیں۔

ام المومنین ام سلمہ رض نے سوال کیا کہ اس گفتگو سے تم کیا کہنا چاہتی ہو؟

عایشہ رض نے جواب دیا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ خلیفہ عثمان رض کو قتل کرنے سے پہلے انھیں توبہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ انھوں نے توبہ کیا, توبہ کے بعد روزہ کی حالت میں ذی الحجہ کے حرمت والے مہینہ میں ان کو قتل کیا گیا۔ میں نے ان کے خون کے لئے قیام کرنے

کا ارادہ کرلیاہے۔طلحہؓ و زبیرؓ بھی میرے ساتھ ہیں۔میں چاہتی ہوں کہ تم بھی ہمارے ساتھ ہوجاؤ تاکہ ہمارے توسط سے اس کام کی اصلاح ہوسکے۔

ام سلمہؓ نے کہا: کل تک توتم لوگوں کوقتل عثمانؓ کی ترغیب دے رہی تھیں اور بدترین الفاظ ان کے تعلق سے زبان پر جاری کرتے ہوئے انھیں نعثل کا نام دیا۔تم حضرت علی ابن ابیطالب ع کے مقام ومنزلت سے بھی واقف ہو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے اگر چاہتی ہوتو میں تمہیں یاد دلاؤں۔

عایشہؓ نے کہا: میں جانتی ہوں۔

ام المومنین ام سلمہؓ نے کہا: کیا تمہیں یاد ہے وہ دن جب رسول اللہ ﷺ حضرت علی ع سے تنہائی میں بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے اورتم ان کے پاس جانا چاہتی تھیں میں نے تم کو جانے سے منع کیا مگرتم نے میری بات نہ مانی,ان کے پاس گئیں اور فورا روتے ہوئے لوٹیں۔میں نے تم سے رونے کی وجہ پوچھی توتم نے کہا کہ : میں ان کے پاس گئی وہ آپس میں گفتگو کررہے تھے میں نے علی ع سے مخاطب ہوکر کہا کہ مجھے ہر ۹ دن میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے کا موقع ملتا ہے اوروہ ایک دن بھی تم نے لے لیا؟

یہ سن کررسول اللہ ﷺ شدید غصہ میں آگئے,چہرہ سرخ ہوگیا اور مجھ سے فرمایا کہ لوٹ جا۔قسم ہے اللہ تعالی کی جو بھی میرے خاندان سے ہو یا کسی اور خاندان سے علی ع سے بغض رکھے یا علی ع کو غصہ میں لائے وہ ایمان سے خارج ہوجاتا ہے۔

جب تم نے یہ سنا تو پشیمان ہوکر روتے ہوئے لوٹ آئی۔عایشہؓ نے کہا: ہاں سچ ہے۔

ام المومنین ام سلمہ ؓ نے کہا: ایک اور بات تمہیں یاد دلاؤں۔ ایک دن میں اور تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے۔ میں آٹا کھجور و گھی کا حلوا پکا رہی تھی جو رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا اور تم رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک دھو رہی تھیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر بلند کر کے فرمایا: اچھا ہوتا اگر مجھے معلوم ہو جاتا تم ازواج میں سے کون اس اونٹ پر سوار ہو گا جس کے منہ پر زیادہ بال ہوں گے اور اس پر ''حواب'' کے کتے بھونکیں گے۔ وہ صراط مستقیم اور حق سے منحرف ہو گی۔ جب میں نے یہ حضرت ﷺ سے سنا تو حلوا پکانا چھوڑ کر کہا میں اس عمل سے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی پناہ مانگتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا کہ اس بات سے خوف کر کہ وہ تم نہ ہو ! اے حمیرا میں تم کو خبردار کر رہا ہوں۔

ام سلمہ ؓ سے یہ واقعہ سن کر عایشہ ؓ نے کہا: ہاں مجھے یاد ہے۔

اس کے بعد ام سلمہ ؓ نے عایشہ ؓ سے کہا تمہیں ایک اور واقعہ یاد دلاتی ہوں اس سفر کا جس میں تم اور میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیمہ میں بیٹھے تھے اور حضرت علی ع درخت کے سائے میں بیٹھے رسول اللہ ﷺ کی نعلین کو سی رہے تھے۔ تمہارے والد ؓ اور عمر ابن خطاب ؓ رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لئے آئے اور خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ ہم دونوں پردہ کے پیچھے گئے اور وہ خیمہ میں داخل ہوئے۔ کچھ دیر رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے کے بعد ان دونوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ آپ ﷺ کتنی مدت تک ہمارے درمیان رہیں گے؟ اچھا ہوتا اگر آپ ہم کو یہ بتا دیتے کہ آپ کے بعد کس کو ہمارے لئے مقرر

کرر ہے ہیں تا کہ ہم اس سے مراجعہ کرتے اوراس کی پناہ میں رہتے ؟ ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس سے واقف ہوں اگرتمہیں بتاؤں توتم لوگ اس سے دورہونے لگے گیں بالکل اسی طرح جس طرح بنی اسرائیل ھارون ابن عمران سے دورہو گئے تھے ۔

یہ سن کرتمہارے والد اورعمرؓ ساکت ہو گئے اوررسول اللہ ﷺ کے خدمت سے رخصت ہو گئے ۔اس کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے میں نے جرئت کر کے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کس کواپنے بعد لوگوں کے لئے مقرر کرنے والے ہیں؟

فرمایا: انھیں جو نعلین سی رہے ہیں۔

ہم خیمہ سے باہر نکلےتو دیکھا کہ حضرت علی ؑ رسول اللہ ﷺ کی نعلین کو سی رہے تھے ہم نے کہا وہاں پر صرف حضرت علی ؑ ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا جانشین وخلیفہ وہی ہے۔

یہ واقعہ سن کر عایشہؓ نے ام سلمہؓ سے کہا: ہاں مجھے بھی یاد ہے۔

ام سلمہؓ نے کہا :ان تمام واقعات وحقایق کے باوجود حضرت علی ؑ کے خلاف لشکر جمع کرنااورخروج کے کیا معنی ہے؟

عایشہؓ نے کہا میرا مقصدلوگوں کے درمیان اصلاح کرنا ہے۔

ام سلمہؓ نے کہا: تمہاری جومرضی کرو !(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد۲ صفحہ ۷۸)۔

(زندگانی امیرالمومنین علیہ السلام ۔سید ہاشم رسولی محلاتی صفحہ ۳۵۸)۔

اس گفتگو کے بعد ام سلمہ رض نے حضرت علی ع کی خدمت میں خط لکھ کر طلحہ رض و زبیر رض و عایشہ رض کی سرپرستی میں ایک لشکر کے تشکیل پانے اور خروج کے ارادہ سے بصرہ کی طرف حرکت کرنے کی اطلاع دی۔ خط کے آخر میں لکھا اگر اللہ تعالی نے ہمیں خروج سے منع نہ کیا ہوتا تو میں آپ کی نصرت میں خروج کرتی اب میرے بیٹے عمر ابن ابی سلمہ کو آپکی نصرت کے لئے بھیج رہی ہوں۔ عمر ابن ابی سلمہ ہر جگہ مولا علی ع کی شہادت تک حضرت ع کے ہمراہ تھے (شرح نہج البلاغہ جلد۲ صفحہ ۶۹۔ الفائق زمخشری جلد۱ صفحہ ۲۹۰)۔

طلحہ رض و زبیر رض کے لشکر کے اخراجات کا انتظام:

تیسرے خلیفہ عثمان ابن عفان رض نے بیت المال سے جو مال و دولت بغیر کسی وجہہ کے اپنے رشتہ داروں کو بخشا تھا وہ اس باغی لشکر کے اخراجات کے لئے کام آیا۔

یعلی بن امیہ خلیفہ عثمان رض کی طرف سے صنعاء کا حاکم تھا۔ اس نے بیت المال کو لوٹا تھا اس نے زبیر رض کو لشکر کی تیاری کے لئے چھ لاکھ دینار نقد اور ۷۰۰ اونٹ اپنے مال حرام سے دئے تھے (اسد الغابہ جلد۵ صفحہ ۱۲۸)۔

عبداللہ بن عامر بھی خلیفہ عثمان رض کی طرف سے حاکم تھا اس نے بھی یعلی بن امیہ کی رقم کے برابر دیا۔ ایک اونٹ یعلی نے بنام عسکر چھ سو درہم میں خریدا جس پر ام المومنین نے محمل باندکر سفر طے کیا (تاریخ طبری جلد۶ صفحہ ۳۰۹۹)۔

لشکر کے اخراجات اور اسلحہ کی فرہمی کے بعد ام المومنین عایشہ رض نے مکہ میں لوگوں سے خطاب کیا اور انھیں حکومت امیر المومنین حضرت علی ع کے خلاف تحریک کیا اور لشکر

میں شرکت کی دعوت دی۔

شروع میں مشورہ کیا گیا کہ مدینہ جائیں یا کسی اور شہر کا رخ کریں؟ طے پایا کہ مدینہ حکومت کا مرکز ہے اور اس شہر میں وہ کچھ کر نہ پائیں گے۔ شام کے لوگوں پر معاویہ ابن ابوسفیان کا تسلط ہے لہذاء پہلے بصرہ جائیں اور وہاں سے کوفہ کا رخ کریں۔

ام المومنین کے منادی نے مکہ میں اعلان کیا کہ عایشہؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بصرہ کے لے حرکت کرنے والے ہیں۔ جو کوئی چاہتا ہے اسلام کو عزت دے اور خلیفہ عثانؓ کے قتل کو جنھوں نے حلال قرار دیا ان سے جنگ کرے تا کہ خلیفہ کے خون کا انتقام لے ان کے لئے سواری، راستہ کی ضروریات اور تمام مخارج فراہم کئے جائیں گے۔ وہ مکہ کے باہر "ابطح" کے مقام پر پہنچ کر لشکر میں شامل ہو جائے (تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۳۰۹۹)۔

طلحہؓ و زبیرؓ نے بھی خطوط و قاصد کے ذریعہ کوفہ و بصرہ کے دوستوں کو مکہ آنے کی دعوت دی اور انھیں جنگ کے لئے آمادہ کیا۔ ان کوششوں اور اعلانات کے نتیجہ میں ۳ ہزار کا لشکر تشکیل پایا جو بصرہ کی طرف حرکت کیا (تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۳۱۰۱)۔

جب لشکر مکہ کے باہر پہنچا، مروان ابن حکم نے نماز کے لئے اذان دی اور طلحہؓ و زبیرؓ کے گروہ کے پاس پہنچ کر سوال کیا کہ طلحہؓ و زبیرؓ میں سے کس کو میں امیر المومنین کہکر سلام کروں اور کون نماز جماعت کی امامت کرے گا؟

عبداللہ ابن زبیرؓ نے اپنے والد زبیرؓ کی طرف اشارہ کیا جبکہ محمد ابن طلحہ نے اپنے والد

طلحہ رض کا نام لیا۔ اس طرح وہیں پر اختلاف و گروہ بندی شروع ہو چکی تھی۔ ام المومنین نے حکم دیا کہ ان کی بہن کا بیٹا عبداللہ بن زبیر رض نماز کی امامت کرے گا۔ چنانچہ بصرہ پہنچنے تک نماز کی امامت عبداللہ ابن زبیر رض کرتے رہے (تاریخ طبری جلد ٦ صفحہ ٣١٠٦)۔

لشکر جب ذات عرق کے مقام پر پہنچا, سعید ابن عاص نے لشکر کے سرداروں سے ملاقات کی۔ سعید بن عاص طایفہ بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے ان کا باپ جنگ بدر میں مولا علی ع کی تلوار سے قتل ہوا تھا۔ سعید کو خلیفہ عثمان رض نے کوفہ کا حاکم قرار دیا تھا۔ ایک مرتبہ انہیں معزول کیا گیا تھا اس کے بعد جب دوسری مرتبہ انہیں حاکم بنایا گیا تو کوفہ کے لوگوں نے قبول نہ کیا اور وہ گوشہ نشینی کی زندگی گذار رہا تھا کسی بھی گروہ میں شرکت سے پرہیز کرتا رہا تھا (الاستیعاب جلد ٢ صفحہ ٨)۔

سعید نے اس لشکر میں موجود افراد میں سے ام المومنین عایشہ رض اور طلحہ رض و زبیر رض سے گفتگو کی۔

سعید بن عاص نے ام المومنین سے عرض کیا: اے مومنین کی ماں آپ کہاں جا رہی ہیں؟

ام المومنین: میں بصرہ جا رہی ہوں۔

سعید: کس لئے کیا مقصد ہے؟

ام المومنین: عثمان رض کے خون کا مطالبہ کرنے کے لئے۔

سعید نے ہنس کر کہا: یہ جو آپ کے ساتھ ہیں یہی عثمان رض کے قاتل ہیں۔

چونکہ ام المومنین کے پاس اسکا جواب نہ تھا اس لئے سعید سے منہ پھیر لیا اور کچھ نہ کہا!

اس کے بعد سعید مروان کی طرف بڑھا اور سوال کیا: تم بھی بصرہ جاؤ گے؟

مروان: ہاں

سعید: کس لئے؟

مروان: عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کرنے کے لئے۔

سعید: طلحہؓ و زبیرؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ جو تمہارے ساتھ ہیں یہی عثمانؓ کے قاتل ہیں۔ یہ اپنے لئے حکومت چاہتے تھے۔

سعید نے مروان کو مشورہ دیا کہ بصرہ جا کر اپنی اور دوسروں کی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے بجائے خلیفہ کے قاتلوں کو جو لشکر میں موجود ہیں انہیں قتل کر کے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ مروان اور اس کے ہمراہ افراد نے کہا ہم جائیں گے تا کہ سب قاتلوں کو ایک جگہ اور ایک مقام پر قتل کر سکیں (الامامتہ و السیاستہ جلد ا صفحہ ۶۳)۔

سعید نے طلحہؓ و زبیرؓ سے تنہائی میں سوال کیا: سچ سچ بتاؤ اگر تم لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو تم میں سے کون خلافت کو حاصل کرے گا؟

طلحہؓ و زبیرؓ نے جواب: جس کسی کو بھی عوام منتخب کریں!

سعید نے کہا: تمہیں چاہیے کہ عثمانؓ کی اولاد کو خلافت سونپ دیں کیونکہ اس کے خون کے لئے قیام کر رہے ہو۔

طلحہؓ و زبیرؓ نے کہا: ہم بوڑھے مہاجروں کو چھوڑ کر خلافت عثمانؓ کی اولاد کو دی جائے؟ (تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۳۱۰۲)۔

طبری نے روایت نقل کی ہے کہ سعید ابن عاص ومغیرہ ابن شعبہ مکہ سے لشکر میں شامل ہونے کے ارادہ سے نکلے, کچھ دور جانے کے بعد سعید نے مغیرہ سے سوال کیا کہ تمہارے

خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

مغیرہ نے جواب دیا: خدا کی قسم ہمیں اس سے دور رہنا چاہئے کیونکہ یہ گروہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوگا اور اگر یہ کامیاب ہو گئے تو ہم کہیں گے کہ ہم نے سستی سے کام لیا مگر ہمارے دل وزبان تمہارے ساتھ تھے۔ اس گفتگو کے بعد دونوں نے لشکر سے دوری اختیار کی۔ سعید مکہ واپس آیا اس کے ہمراہ عبداللہ ابن خالد بھی تھا جبکہ مغیرہ نے طایفہ ثقیف سے کہا: فیصلہ وہی ہے جو سعید نے کیا لہذا ء جو کوئی طایفہ ثقیف سے یہاں ہے وہ لوٹ جائے۔ اس طرح ثقیف قبیلہ بھی لوٹ گیا۔

حوآب کے کتوں کا ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا کو خبردار کرنا:

راستہ کے واقعات میں کا ایک اہم واقعہ جس نے ام المومنین کو بیدار و خبردار کیا تھا وہ حوآب کے مقام پر کتوں کا بھوکنا تھا جس کی پیشن گوئی رسول اللہ ﷺ کر گئے تھے۔ مورخین و اہل حدیث نے مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے کہ لشکر کو پینے کے لئے پانی کی قلت ہو گئی تھی جو پہلا مقام پانی کی فراہمی کے لئے راستہ میں ملا وہ حوآب کا تھا۔ حوآب کے کتوں نے اس طرح بھونکا اور حملہ کیا کہ ام المومنین کا اونٹ بھی رم ہو گیا۔ لشکر کے کسی سپاہی نے کہا کہ دیکھو حوآب میں کتنے زیادہ کتے ہیں اور کس قدر بھونک رہے ہیں۔

ام المومنین نے یہ سن کر سوال کیا کہ کیا یہ حوآب کے کتے ہیں؟ مجھے واپس بھجوادو, مجھے واپس بھجوادو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ۔۔۔۔۔۔ اور سارا واقعہ بیان

فرمایا۔

طلحہؓ و زبیرؓ اور دوسرے افراد نے دیکھا کہ ام المومنین کے لوٹ جانے سے ان کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گیں لہذاء مصلحتاً کہا کہ ہم بہت پہلے حوآب سے گذر چکے ہیں۔

ام المومنین نے پوچھا کہ کوئی اس بات کا گواہ بھی ہے؟

۵۰ دیہاتی عربوں کو پیسہ دیکر جھوٹ گواہی دلوائی گئی کہ یہ مقام حوآب نہیں ہے (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد۲ صفحہ ۸۰۔ مروج الذہب جلد۳ صفحہ ۳۵۷)۔

امیر المومنین ع کا مدینہ سے بصرہ کے لئے نکلنا:

جس وقت ام المومنین, طلحہؓ وزبیرؓ اور نبی امیہ کے افراد مکہ میں حکومت کے خلاف لوگوں کو تحریک کر رہے تھے اس وقت تاریخ طبری (جلد۶ صفحہ۳۰۹۲) کے مطابق امیر المومنین ع معاویہ ابن ابوسفیان کو سرکوب کرنے کے لئے لشکر تشکیل دینے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس کام کے لئے اپنے گورنروں عثمان بن حنیف, ابوموسی اشعری اور قیس بن سعد کو خط لکھ کر اہل شام سے جنگ کے لئے لوگوں کو آمادہ کرنے کا حکم دے چکے تھے۔

اس دوران مکہ سے خبر آئی کہ طلحہؓ و زبیرؓ اور ام المومنین عایشہؓ مکہ میں خون عثمانؓ کے مطالبہ کو عنوان بنا کر لوگوں کو حکومت کے خلاف قیام کی دعوت دے رہے ہیں۔ اس خبر کے ملتے ہی امیر المومنین ع نے خطبہ ارشاد فرمایا:

اللہ تعالی نے اس امت کے گناہ گاروں کے لئے عفو و بخشش کو قرار دیا ہے اور جو دین

کے راستہ پر قائم ہیں اور انحراف و لغزش جن سے سرزد نہیں ہوئی انکے لئے نجات و کامیابی قرار دی گئی ہے۔ طلحہؓ و زبیرؓ اورام المومنینؓ میری حکومت وسرپرستی سے ناراض ہیں اور لوگوں کو اصلاح کی دعوت دے رہے ہیں۔ جب تک ان کا عمل قوم میں تفرقہ و اختلاف کا سبب نہیں بنتا میں صبر سے کام لوں گا۔ اگر وہ اس کام سے رک جائیں میں بھی ٹھہر جاوں گا مگر صرف خبر سن کر ایسا نہیں کروں گا۔

اس خبر اور اس خطبہ کے چند دن بعد اطلاع ملی کہ طلحہؓ وزبیرؓ اورام المومنینؓ ایک لشکر لیکر بصرہ کو روانہ ہوئے ہیں تا کہ لوگوں سے ملاقات اور ان کی اصلاح کریں۔

امیر المومنین ع نے فرمایا: اگر وہ اس کام کو انجام دینے کے لئے قدم اٹھائیں تو مسلمانوں کا نظام بکھر جائے گا اور ان کے ہمارے قریب رہنے سے (مدینہ میں) ہمیں کسی قسم کا اکراہ نہیں ہے (تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۳۰۹۳)۔

مولا علی ع نے ملاحظہ فرمایا کہ مکہ والوں کا اضطراب خلیفہ کے خون کے مطالبہ کے لئے طلحہؓ و زبیرؓ کے زہر افشانی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے جو مسلمانوں میں شدید اختلاف ڈالدے گا۔ اس اختلاف کی وجہ سے پیدا ہونے والا خطرہ اس وقت معاویہ سے زیادہ ہے کیونکہ وہ شام میں حضرت علی ع سے دور فساد میں مشغول ہے جبکہ طلحہؓ و زبیرؓ اسلامی حکومت کے مرکز میں تباہی مچا رہے ہیں اور بصرہ و کوفہ دو اہم فوجی مرکز ہیں لہذا جس قدر جلد ممکن ہو اس فتنہ کی آگ کو بجھا دیا جائے تا کہ یہ آگ دوسرے مقامات تک نہ پہنچ سکے۔ لہذا امام علیہ السلام کو ان کے خلاف قدم اٹھانا چاہیے۔ بعض افراد نے امام ع کو مشورہ دیا کہ طلحہؓ و زبیرؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور انکا پیچھا نہ کیا جائے۔ ان کے مشورہ کو سختی سے رد

کرتے ہوئے امام ع نے فرمایا:

خدا کی قسم میں اس جانور کی طرح عمل نہیں کروں گا جو کتوں کے بھونکنے کی آواز سن کر بھی بیٹھا رہے یہاں تک کہ دشمن اس تک پہنچ جائے اور جو نقشہ اس کے لئے کھینچا گیا ہے وہ اس میں گرفتار ہو جائے۔ بلکہ میں ان افراد کی مدد سے جنھوں نے حق کو قبول کیا ہے ان لوگوں کو شکست دوں گا جنھوں نے حق سے منہ موڑا ہے۔ میں اطاعت کرنے اور حکم ماننے والوں کے ذریعہ سے بغاوت کرنے والوں کو کچلتا رہوں گا یہاں تک کہ میری موت کا وقت آجائے۔ قسم ہے پروردگار کی جس دن سے رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے اٹھے اس دن سے میں اپنے حق سے محروم رہا ہوں۔ دوسروں نے میرا حق چھینا اور مجھ سے جھگڑتے رہے۔

مولا علی ع نے اس گفتگو کے ذریعہ اپنے ارادہ کو واضح کر دیا کہ فساد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ہر فساد سے مبارزہ کرتے رہینگے۔

ابو مخنف نے اپنی کتاب جمل میں امیرالمومنین ع کے خطبہ کو نقل کیا ہے جسے حضرت ع نے دشمن کے مقصد سے عوام کو واقف کرانے کے لئے ارشاد فرمایا تھا:

"اے لوگوں جیسا کہ تمہیں اطلاع ہے ام المومنین عایشہ رض بصرہ کی طرف گئی ہیں اور ان کے ساتھ طلحہ رض و زبیر رض ہیں۔ ان دونوں کا عقیدہ ہے کہ خلافت ان کا حق ہے۔ طلحہ رض عایشہ رض کے چچا کا بیٹا ہے اور زبیر رض بہنوئی ہے (عایشہ رض ان کے لئے سخت کوشش کر رہی ہیں)۔ قسم ہے پروردگار کی اگر طلحہ رض و زبیر رض اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں (جو ہرگز ناممکن ہے) تو ان دونوں میں اس قدر سخت اختلاف و جھگڑا ہوگا کہ ایک دوسرے کو قتل کر دینگے۔

قسم ہے پروردگار کی سرخ اونٹ کی سوار (عایشہ رض) کوئی راستہ اختیار نہیں کرتیں